بینک کی سودی رقم

کھانے پینے کے علاوہ دیگر ضروریات میں خرچ کرنے کا حکم

ادارہ

ایک آدمی (شوہر) نے اپنا پیسہ بینک میں جمع کرایا، جس پر اُسے ماہانہ آمدنی ملتی ہے، جس میں یقینی طور پر سود شامل ہوتا ہے، آدمی اپنی سودی آمدنی گھر کی مرمت، گاڑی کی مرمت، کار خریدنے کے معاملات میں استعمال کرتا ہے اور وہ اس سودی رقم کو کبھی بھی کھانے وغیرہ کے معاملے میں میز پر لانے کے لیے استعمال نہیں کرتا، اس رقم میں سے ایک پیسہ بھی کھانے پینے کی اشیاء میں استعمال نہیں ہوتا، لیکن صرف دیگر گھریلو سامان میں استعمال ہوتا ہے، اس کے پاس آمدنی کا ایک اور ذریعہ ہے جو بل ادا کرنے اور گھر کی مرمت وغیرہ کے لیے بالکل بھی کافی نہیں ہے، اس نے اس بات کو یقینی بنایا ہے کہ وہ بینک سے ملنے والی رقم کو کھانے پینے کی چیزوں سے متعلق کسی بھی چیز میں استعمال نہیں کرے گا، کیا ایسا کرنا جائز ہے؟ کیا سودی رقم بینک سے لینا صحیح ہے؟ یا وہ بینک سے سودی رقم بھی نہیں لے سکتا؟

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

واضح رہے سود حرام اور ناجائز ہے، بلکہ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کے ساتھ اعلانِ جنگ ہے، سود خور پر اللہ تعالیٰ کا قہر وعذاب نازل ہوتا ہے، سودی اکاؤنٹ کھولنا اور سود کی رقم وصول کرنا حرام ہے، چاہے وہ رقم کسی بھی مد میں استعمال کی جائے۔

لہٰذا صورتِ مسئولہ میں مذکورہ شخص (شوہر) کے لیے بینک میں سودی اکاؤنٹ کھولنا اور اس سے سودی رقم لینا ناجائز اور حرام ہے، اس پر لازم ہے کہ سودی اکاؤنٹ ختم کرے، اور جتنی سودی رقم اس کے

اکاؤنٹ میں آگئی ہے، وہ یا تو بینک کو واپس کرے یا واپسی کی صورت نہ ہوتو پھر بغیر ثواب کی نیت کے صدقہ کرے۔ اس رقم کو گھر کی تعمیر میں لگانا، گھر کی اشیاء خریدنا یا بل وغیرہ ادا کرنا یا کسی بھی طور پر استعمال میں لانا جائز نہیں۔ قرآنِ کریم میں ہے:

’’اَلَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ إِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوْآ اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَاَحَلَّ اللهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا‘‘ (البقرۃ:۲۷۵)

ترجمہ: ’’اور جو لوگ سود کھاتے ہیں، نہیں کھڑے ہوں گے (قیامت کے دن قبروں سے) مگر جس طرح کھڑا ہوتا ہے ایسا شخص جس کو شیطان خبطی بنادے لپٹ کر (یعنی حیران و مدہوش) یہ (سزا) اسی لیے ہوگی کہ ان لوگوں نے کہا تھا کہ بیع بھی مثل سود کے ہے، حالاں کہ اللہ تعالیٰ نے بیع کو حلال فرمایا ہے اور سود کو حرام کردیا ہے۔‘‘ (بیان القرآن، ص:۱۹۸، ط: رحمانیہ)

وفیه أیضاً:

’’يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَأْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً وَّاتَّقُوا اللهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ‘‘ (آل عمران:۱۳۰)

ترجمہ: ’’اے ایمان والو! سود مت کھاؤ (یعنی نہ لو اصل سے) کئی حصے زائد (کرکے) اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اُمید ہے کہ تم کامیاب ہو۔‘‘ (بیان القرآن، ص:۲۸۱، ط: رحمانیہ)

حدیثِ مبارک میں ہے:

’’عن جابرؓ، قال: لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم أكلَ الربا، ومؤكله، وكاتبه، وشاهديه، وقال: هم سواء.‘‘ (صحيح مسلم، باب لعن أكل الربا ومؤكله، ج:۵، ص:۵۰، رقم الحديث:۱۵۹۸، ط: دار إحياء التراث، بيروت)

ترجمہ: ’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے (لینے) والے پر، سود کھلانے (دینے) والے پر، سودی لین دین لکھنے والے پر اور اس کے گواہوں پر سب ہی پر لعنت فرمائی ہے، نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: یہ سب (اصل گناہ میں) برابر ہیں۔‘‘

فقط واللہ اعلم

فتویٰ نمبر: 144511102578 دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....